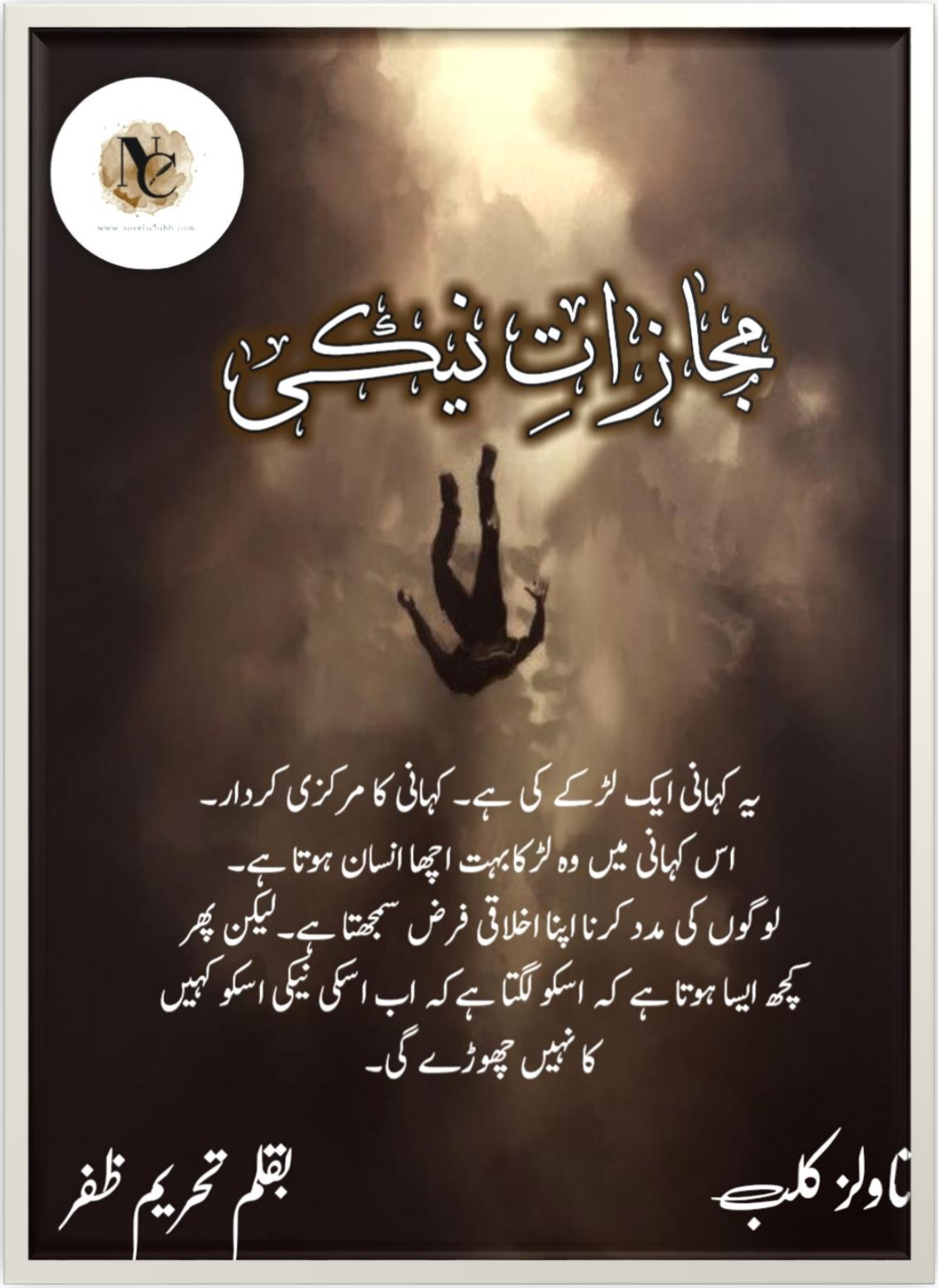
مجازاتِ نیکی
یہ کہانی ایک لڑکے کی ہے۔ کہانی کا مرکزی کردار۔
اس کہانی میں وہ لڑکا بہت اچھا انسان ہوتا ہے۔
لوگوں کی مدد کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ لیکن پھر
کچھ ایسا ہوتا ہے کہ اسکو لگتا ہے کہ اب اسکی نیکی اسکو کہیں
کا نہیں چھوڑے گی۔
بقلم تحریم ظفر
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

مجازاتِ نیکی

از

تحریم ظفر

www.novelsclubb.com

میں آج بھی معمول کے مطابق لیٹ نکلا، اور آفس سے گھر آرہا تھا اور آج شاید پانچواں دن تھا جب سے وہ لڑکا مسلسل میرا پیچھا کر رہا تھا۔ مگر آج وہ اکیلا نہیں تھا، آج اس کے دوست اس کے ساتھ تھے۔ ایک کے کندھے پہ کرکٹ کٹ لٹکی تھا۔
میں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔۔

****

آج سے پانچ دن پہلے

www.novelsclubb.com

میں روز اس اسٹاپ پہ اتر جاتا، اور باقی سفر پیدل طے کرتا تھا۔ آج میں آفس سے قدرے جلدی نکل گیا، ورنہ عام طور پہ میں آفس سے سب سے آخر میں نکلتا تھا، پہلے جا کر کیا ہی کرتا؟ کونسا گھر پہ میرا کوئی انتظار کر رہا ہو گا؟

صرف ایک بہن ہے، میرا آخری اور واحد رشتہ، جو اس دنیا میں بچا ہوا تھا، اور وہ بھی گھر میں نہیں ہوتی، میں چل کر جا رہا تھا کہ میرے موبائل کی گھنٹی بجی۔

میں نے فون نکال کر دیکھا تو میری بہن کا نام جگمگا رہا تھا۔ اور سامنے ہی پروفائل پکچر پہ اسکے بیٹے کی تصویر تھی۔ میں نے اٹھایا تو سامنے سے آواز آئی۔

"اشام عیکم ماموں! (السلام علیکم ماموں)" میں مسکرا دیا۔ یہ میرا چھوٹا بھانجا تھا۔

"وعلیکم السلام! کیسے ہو فاضی؟" میری بات کا جواب دینے کے بجائے وہ شکوے کر رہا تھا۔ اور ماں کی شکایت کر رہا تھا، جو باپ نے نہیں سنی تھی۔

"ماموں! ممانے مارا۔" میں کونے میں ایک بینچ پہ بیٹھ گیا۔ مغرب کا وقت ہو چکا تھا، نمازی مسجدوں کا رخ کیئے ہوئے تھے۔

"ارے میرے بچے کو کیوں مارا ممانے؟" میری ہمدردی سن کر اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ (بچے اور انکے ڈرامے)

"میں نے بھائی تی پنشل توردی تو ممانے مجھے دانتا (میں نے بھائی کی پینسل توڑ دی تو ممانے مجھے ڈانٹا)۔" یہ تو اپنی ہی بات پہ قائم نا رہا، ابھی کہہ رہا تھا مارا اب بول رہا

www.novelsclubb.com

ہے ڈانٹا۔ ابھی میں کچھ بولتا کہ پیچھے سے میری بہن کی آواز آئی، اور اب فون اسکے ہاتھ میں تھا۔

"کیسے ہو اور کیا باتیں کر رہا تھا قاضی تم سے؟"

"السلام علیکم! بس آپ کی شکایتیں کر رہا تھا۔" وہ میری بات نظر انداز کر کے بولی۔

"تم آفس میں ہو؟"

"نہیں میں راستے میں ہوں گھر کے۔"

"اچھا پھر گھر پہنچ کر مجھے کال کرنا، میں ابھی نماز پڑھ لوں؟"

"جی، جیسا بہتر سمجھیں!" میں نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔

ابھی بھی اذانوں کی دور دور سے آوازیں آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میں اب واپس چلنے لگا، میں اپنے اپارٹمنٹ کی طرف جا رہا تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ سامنے والی سنسان سڑک پہ ایک لڑکی چل رہی تھی۔ اور اس کے پیچھے پیچھے

ایک بائک والا تھا۔ لڑکی کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ گھبرائی ہوئی ہے۔ میں ایک سیکنڈ میں معاملہ سمجھ گیا اور اب میرا دل کہہ رہا تھا کہ جاؤ اسکی مدد کرو، اور دماغ کہہ رہا تھا کہ دفع کرو تم کونسا اس کو جانتے ہو۔

پھر میں نے اپنے دل کی سنی کیونکہ بھلے میں اسکو نہ جانتا ہوں، مگر وہ مصیبت میں ہے اور مدد کرنا میرا اخلاقی فرض۔ یہ سوچ کے میں اس طرف چلنے لگا۔ میں لڑکی کے پاس پہنچ گیا تو لڑکی کے چہرے پہ اور گھبراہٹ واضح ہوئی۔ شاید اسے لگا میں دوسرے لڑکے کا ساتھی ہوں۔

"ارے تم اکیلی کیوں جا رہی ہو؟ مجھے فاطمہ نے بتایا کہ تم اکیلی جا رہی تھی۔ اور تمہیں پتا ہے آج کل کا ماحول کیسا ہے۔ حد کرتی ہو!" میں نے بہت دوستانہ انداز میں بات کی جیسے میں بہت عرصے سے اسکو جانتا ہوں، یہ میں نے ایک بار ویڈیو میں دیکھا تھا۔ شاید یہ مدد کرنے کا کوئی کوڈ ہے، مجھے یہی مناسب لگا۔ لڑکی کے چہرے پہ اب گھبراہٹ کا عنصر ذرا کم ہوا، مگر ختم ابھی بھی نا ہوا تھا۔ پھر میں نے

www.novelsclubb.com

پیچھے کھڑے لڑکے کو دیکھا، جو ہوس بھری نظروں سے ابھی تک لڑکی کو گھور رہا تھا،

ہنہ! گھر میں ماں بہن نہیں تھی کیا اسکے؟ جاہل!

"اے گھور کیا رہے ہو؟ شرم بیچ کر یہ پھٹیچر بائیک خریدی ہے کیا؟ اگر ہاں، تو لعنت ہے ایسی چیز پہ۔" میں نے اپنا غصہ دکھانے کی کوشش کی، جس میں میں ہمیشہ ناکام رہتا ہوں۔ کیونکہ غصہ مجھے بہت کم آتا ہے۔ لیکن جب آتا ہے تب اللہ معافی!

وہ لڑکی اب تیز تیز آگے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی، کہ اسی وقت اس بے غیرت نے لڑکی کی کلائی پکڑ لی۔ اب وہ لڑکی رو رہی تھی، اور ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور ادھر میری بس ہو گئی۔ میں نے اسکا وہی ہاتھ، جس سے اس نے لڑکی کی کلائی پکڑ رکھی تھی، پکڑا اور اسکو زور سے مروڑ دیا۔

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری! شرم کہاں گئی تمہاری! بے غیرت انسان! نکلو یہاں سے!" میں جب اس لڑکے سے الجھ رہا تھا۔ وہ لڑکی تیز قدم اٹھاتی وہاں سے غائب

www.novelsclubb.com

ہو گئی، میں اسکو نہیں جانتا تھا، وہ مجھے نہیں جانتی تھی مگر میری ایک بہن تھی، اور جن لڑکوں کے گھروں میں بہنیں ہوتی ہیں۔ انکو معلوم ہوتا ہے کہ عزت کیا ہوتی ہے۔

میں نے اسکو شرم دلانے کی کوشش کی، لیکن اسکو کوئی فرق نا پڑا۔ اور اس نے انتہائی غلیظ زبان استعمال کی جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ بس اس نے اس لڑکی اور میرے کردار پہ بہت بے ہودہ باتیں بولیں، جس کی وجہ سے وہ غصہ جو مجھے بہت کم آتا تھا، مجھے آگیا۔ اور میں نے بنا سوچے سمجھے اسکے چہرے پہ مکا مار دیا، جس سے اسکا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔ اور پھر لات اس کے پیٹ میں ماری جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ سکا۔ اور نیچے جا گرا اور میں موقع دیکھ کے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

میں جب تک اپارٹمنٹ پہنچا، میرا سانس شدید پھول گیا تھا۔ میں آ کے جلدی سے اپارٹمنٹ اندر سے بند کر کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔ اور گہرے گہرے سانس لینے لگا، میں بہت نرم طبیعت کا مالک تھا، میں ہاتھا پائی تو کیا زبان سے بھی نہیں لڑتا تھا، بچپن

میں بُلی (bully) ہوا کرتا تھا اور جواب تک نا دے پاتا تھا اور آج ایک شخص کو میں نے زخمی کر دیا۔۔۔ مجھے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ میں آرام سے بات کر سکتا تھا یا شاید ڈر رہا تھا۔۔انجام سے۔۔کیونکہ آپی کہتیں تھیں کہ میری اچھائی مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔۔۔میں باتوں کو بہت زیادہ سوچنے والا ہوں۔اور اب بار بار مجھے یہی خیال آرہا تھا کہ اگر وہ بندہ اپنے ساتھیوں کو لے آیا۔۔ اگر وہ لے آیا؟۔۔ اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ پانچ دن مسلسل گمان کئے ہوئے تمام خیالات اس طرح حقیقت بن کے سامنے آئیں گے۔۔

آج وہ آیا تھا، ساتھ اپنے ساتھیوں کو لایا تھا۔۔ یقیناً بدلہ لینے آیا تھا۔۔۔مجھے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔بے چینی ہو رہی تھی۔۔میں تیز تیز چلنے لگ گیا تو وہ لوگ بھی تیز ہو گئے۔ان تینوں کی جسامت ایسی تھی کہ تینوں کو ایک ساتھ نبٹا دوں، میری فزیک ان سے بہت بہتر تھی، مگر میں فطرتاً ڈرپوک تھا، مجھے ہر چیز سے ڈر لگتا تھا۔اور ابھی بھی ان لڑکوں، جو کہ یقیناً مجھ سے عمر میں چار پانچ سال چھوٹے

www.novelsclubb.com

تھے، ان کو نہ مار سکا۔ وہ تینوں ایک ساتھ چل رہے تھے، مجھے ان سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

اور ایک دم ان میں سے ایک سامنے آیا۔ میں رک گیا۔ گھبراہٹ میرے چہرے پہ واضح تھی۔ اور شاید وہ لوگ اسی کا فائدہ اٹھا رہے تھے، وہ لڑکا جس کو میں نے مارا تھا، وہ سامنے آیا، اور بولا۔

"ہاں بے! کہاں ہے تیری وہ محبوبہ جس کے لئے تو لڑ رہا تھا؟"

"زبان سنبھال کے!" میں گھبراہٹ کے باوجود بھی اسکو تنبیہ کرنا نہیں بھولا۔

"کیوں بے؟ برداشت نہیں ہو رہی اپنی عاشقہ کیلئے ایسی زبان؟" میں نے بہت ضبط سے جبڑے بھینچ لئے تھے۔

ایک لڑکی کیلئے ایسی زبان استعمال کرتے ہوئے اسے شرم نہیں آرہی تھی، لیکن مجھے سنتے ہوئے بھی شرم آرہی تھی، میرے خاموش رہنے پہ اس نے ایک بہت غلیظ بات کہی جس پہ میرا ضبط ٹوٹ گیا۔

مطلب کوئی ایک لڑکی کے لئے ایسی زبان کیسے استعمال کر سکتا تھا؟؟؟

میرا ضبط ٹوٹا، اور میں نے پھر ایک غلطی کر دی، کیونکہ میرا ہاتھ اٹھا تھا۔اور میں نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا اور غرایا۔

"شرم نہیں آتی تمہیں؟ عمر دیکھو اپنی! اور باتیں سنو!" میرے حملے پہ اسکے دوست نے کٹ سے بیٹ نکالا، اور اسے پہلے میں ردِ عمل دیتا، اور اس سے بچتا، اسنے وہ بیٹ زور سے میرے سر پہ مار دیا، جس سے میں اپنا توازن برقرار نا رکھ سکا۔ اور سڑک کے بیچ و بیچ گر گیا۔وہ پھر بھی نا رکے اور میرے جسم پہ بیٹ مارتے رہے، تب تک جب تک مجھے آوازیں سنائیں دے رہیں تھیں، پھر میں نے پہلے ان لوگوں کے قدم دور جاتے محسوس کیئے، پھر اپنے موبائل کی رنگ محسوس کی اور آخری چیز جو میں نے محسوس کی تھی وہ تھی کوئی نسوانی چیخ۔۔

www.novelsclubb.com

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مجھے آہستہ آہستہ ہوش آرہا تھا اور پھر مجھے مکمل ہوش آگیا۔ اٹھتے ساتھ میں نے اپنے آپ کو ایک ہسپتال کے کمرے میں محسوس کیا، یہ کمرا چھوٹا اور قدرے گندہ تھا، ٹائلز بھی میلی اور دھبوں والی تھی، صرف ایک بیڈ تھا شاید کمرے میں، میں نے پورے کمرے میں ایک بار واپس نظر گھمائی، میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا مگر میں نے آنکھیں بند نا ہونے دی، آہستہ آہستہ دماغ بیدار ہونے پہ مجھے تمام واقعات یاد آنے لگ گئے۔

'میں ہسپتال میں ہوں۔۔۔ میری بہن کو کیا کسی نے اطلاع کی؟' یہ پہلا خیال تھا جو میرے دماغ میں آیا، میں نے کمرے میں نظر دوڑائی تو اپنی حالت سے یہ کوئی سرکاری ہسپتال لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن ایک سرکاری ہسپتال میں ہر ایک کمرے میں دس دس بارہ بارہ لوگ ہوتے تھے۔۔۔ ابھی میں کچھ اور سوچتا کہ ایک نرس اندر آئی۔ مجھے جاگتا دیکھ کر میرے پاس آئی اور چپ چاپ ایک انجیکشن فل کرنے لگی

۔۔

"میں یہاں کیسے آیا؟؟" میں نے سوال کیا لیکن نرس اپنے کام میں مشغول رہی۔ میں نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا۔

"کیا مجھے میرا سامان مل سکتا ہے؟" اس نے میرے سوال کو پھر سے نظرانداز کیا۔ اور میرے بازو میں سرنج ڈال دی اور وہی دیر سے رد عمل دینے کی عادت کی وجہ سے میں پھر سے ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

جب میری آنکھ دوبارہ کھلی تو سورج کی روشنی کمرے میں آرہی تھی، میرے سر میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ درد کی وجہ سے آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا، لیکن میں نے بہت مشکل سے آنکھیں کھولیں، تو کمرہ واضح ہوا۔۔ یہ وہ والا کمرہ نہیں تھا، جس میں میں پہلے تھا، اس میں ایک کھڑکی بھی موجود تھی، اس والے میں چار دیواری کے اندر ایک پلنگ رکھا تھا، میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو پورے

جسم میں تکلیف محسوس ہوئی، میں اٹھ کر تکلیف کے باوجود بھی دروازے تک گیا اور دروازہ کھولا، لیکن جب میں نے کاریڈور میں نظر دوڑائی تو کچھ غیر معمولی سا تھا اس ہسپتال میں۔۔ سرکاری ہسپتال ایسے نہیں ہوتے۔۔ سنسان۔۔ بلکہ سرکاری تو کیا، نجی ہسپتال بھی سنسان نہیں ہوتے۔۔ کاریڈور کا فرش بھی میلا ہو رہا تھا، دیواروں کا پینٹ جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا، کونے میں لگی کرسیوں کے سریے بھی ٹوٹے ہوئے تھے، جگہ جگہ روئی کے گولے پڑے تھے، جن پہ سوکھا ہوا خون لگا تھا، ایک عجیب سا احساس تھا جو اس جگہ محسوس ہو رہا تھا۔۔ کوئی ذی نفس موجود نا تھا۔ پھر پتا نہیں کہاں سے ایک لڑکا نکلا، وہ فوراً سے مجھے دیکھ کے تیز تیز ادھر آیا۔

"نکل جاؤ یہاں سے، نکل جاؤ!" اور پھر تیزی سے چلتے ہوئے چلا گیا۔۔

ہوا کے گھوڑے پہ سوار تھا یہ تو! میں کیا باتیں سوچنے بیٹھ گیا! مجھے اپنا موبائل چاہیئے تھا! مجھے آپی سے بات کرنی ہے، میں بے شک اب میچور تھا، مگر وہ میرا گھر تھیں، میرا سہارا، ماں پاپا کے بعد جنھوں نے میرا خیال رکھا... مجھے ان سے بات

کرنی تھی۔۔ مجھے فاضی یاد آرہا تھا۔۔ مجھے گھر جانا تھا۔۔میری بہن میرا گھر تھیں اور مجھے گھر کی یاد آرہی تھی۔۔

میں اس وقت ایک ایسے بچے کی طرح ہو رہا تھا، جو اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے۔

میں نے ارد گرد دیکھا اور واپس کمرے میں آگیا۔ میرا رونے کا دل چاہ رہا تھا، مگر میں ایک پچیس سالہ مرد تھا، میں روتے ہوئے اچھا لگتا کیا؟

لوگ مجھے بزدل بولیں گے! نہیں، میں نہیں روؤں گا۔ مگر میں بھی انسان ہوں! میں جاکر بستر پر لیٹ گیا اور ان سوچوں میں گھرے پتا نہیں کب میری آنکھ لگی اور میں سو گیا۔ میں اٹھا تو کھڑکی سے چاندنی اندر آرہی تھی۔ شاید رات کا دوسرا پہر تھا یا شاید تیسرا؟ میں اس کمرے میں اور نہیں رہ سکتا تھا، میں اٹھ کے کاریڈور میں آگیا اور ہسپتال کا جائزہ لینے لگا۔۔ عجیب ہسپتال ہے، نا کوئی مریض دکھ رہا ہے نا کوئی طبیب۔ نا کوئی دوست دکھ رہا کسی کا نا کوئی احباب۔ اور میرا سامان؟ وہ کہاں ہے؟ مجھے ایک نرس واحد انسان تھی جو یہاں دکھی۔۔۔ میں نے اپنے دماغ پہ زور دیا تو یاد آیا کہ۔۔ نہیں وہ واحد نہیں تھی، وہ لڑکا۔۔۔ جس نے مجھے

www.novelsclubb.com

وارن کیا تھا؟ خیر لوگ اپنا دماغی توازن کھو دیتے ہیں۔۔ میں چلتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ میرے رونگٹے کیوں کھڑے ہو رہے تھے۔۔ ایک عجیب سا خوف تھا۔۔۔ ایک عجیب سا احساس تھا اس جگہ پہ۔۔۔ مجھے یہاں سے نکلنا تھا کسی بھی طرح، چھوڑو فون اور بٹوے کو۔۔ یہ جگہ غیر معمولی تھی، یہاں غیر معمولی سردپن تھا۔۔ جون کے مہینے میں، ایسی خنکی، وہ بھی کراچی میں؟ ناممکن ہے! میں باہر کی طرف جانے کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔ یہاں کوئی لائٹ نہیں تھی۔ صرف کھڑکیوں سے آتی روشنی ہی اس جگہ کو روشن کر رہی تھی، میں نکل رہا تھا کہ مجھے ایک کونے سے کسی کی دبی دبی آواز سنائی دی، اور میرے پورے جسم میں سنسنی پھیل گئی، کیا یہ جگہ آسیب زدہ ہے؟ یہ پہلا خیال تھا جو مجھے آیا تھا۔۔۔ نہیں لیکن یہ تو کوئی مردانہ آواز تھی، شاید اس کو مدد کی ضرورت ہے! مجھے اسکی مدد کرنی ہو گی! ہاں! میرا دل کہہ رہا تھا کہ جاؤ، وہ انسان ہے اسکی مدد کرو اور میرا دماغ ہمیشہ کی طرح عقل کی بات کر رہا تھا کہ بھاگو اس جگہ سے!! اس جگہ پہ غیر مرعی مخلوقات بستی ہیں۔ اور میں نے ہمیشہ کی طرح اپنے دل کی آواز سنی اور تھوک نگلتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اس آواز کی سمت قدم بڑھا دئے۔۔ میں ابھی تھوڑا پیچھے ہی گیا تھا کہ میرے دائیں اور سے وہ آواز واضح محسوس ہوئی۔۔۔میں اللہ کا نام لے کر دائیں طرف مڑا، تو وہاں ایک مرد سسکتے ہوئے، اس میلی ٹائیلز والی زمین پہ رگڑتے ہوئے پیچھے جا رہا تھا۔۔چاند کی روشنی میں اسکی سرمئی آنکھیں چمک کے چاندی کی طرح لگ رہیں تھیں۔۔مجھے معلوم نہیں کیوں، اسکی آنکھوں سے خوف آیا اور پھر اسی وقت، مجھ پہ ایک بات آشکار ہوئی کہ اس جگہ ہم دونوں اکیلے نہیں تھے، بلکہ وہ بھی تھی۔۔۔جس کے خوف سے وہ کانپ رہا تھا۔۔اسکے بال لمبے تھے۔۔ اسکی پوری کمر کو ڈھکنے کیلئے کافی تھے۔۔۔میری موجودگی کو محسوس کر کے اس روتے سسکتے مرد نے میری طرف دیکھا اور اسکے آنسو تھم گئے۔۔۔ کچھ غلط تھا۔۔۔مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔میری ہمدردانہ حرکتیں، مجھے کہیں کا نہیں چھوڑیں گی۔۔۔وہ مسلسل میری طرف دیکھ رہا تھا اور میں؟ میں وہیں کھڑا رہا، بے وقوف! میرا دماغ کہہ رہا تھا کہ بھاگ جا!! ابھی بھی وقت ہے!! لیکن میں کبھی بھی جلدی ردعمل نہیں کر پاتا تھا۔۔۔اس آدمی کے میری طرف مسلسل دیکھنے

کی وجہ سے، وہ عورت میری طرف مڑی اور پھر، اسکا چہرہ واضح ہوا، اس کی آنکھیں بڑی اور سنہرے رنگ کی تھیں۔مجھے اس کی آنکھوں سے خوف آرہا تھا اور میرا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔۔ مجھے صرف ان دونوں کی آنکھوں سے خوف نہیں آرہا تھا بلکہ ایک اور بھی چیز تھی جس کی وجہ سے میں کانپنے لگا گیا تھا۔۔ وہ ۔۔۔ وہ۔۔۔ ایک عورت نہیں تھی!!! اسکے ہاتھ میں کچھ تھا۔۔۔وہ۔۔وہ ایک۔۔وہ ایک خنجر تھا۔۔اس کے کپڑوں پہ خون تھا۔۔۔اس کے چہرے پہ بھی تھا۔۔۔اسکے چہرے پہ صرف خون نا تھا۔۔۔اس کے ہاتھوں میں صرف خنجر نا تھا۔۔۔ میں نے آج تک ایسی چیزیں یا تو صرف کتابوں میں پڑھیں تھیں یا فلموں میں دیکھیں تھیں۔۔ لیکن جب میں نے اسکو دیکھا تو مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس جیسی چیزیں اس دنیا میں واقعی میں پائی جاتی ہیں، میرا دماغ آہستہ آہستہ بیدار ہونے لگا۔۔۔ میں آہستہ آہستہ قدم پیچھے اٹھانے لگا۔۔۔ میں جلد کوئی کام نہیں کر سکتا تھا، یہ عادت مجھے کسی دن کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔۔۔ میں ابھی بھی اس مخلوق کے ہاتھوں اور چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس پہ خون تھا۔۔۔اور

www.novelsclubb.com

جس پہ بال تھے۔۔۔ بہت گہرے بھورے۔۔۔ وہ لڑکی تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکی نا تھی۔۔۔ یہ بھیڑیے نما کوئی چیز تھی۔۔۔ میں ابھی بھی بھاگ نہیں پارہا تھا۔۔ اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر میں نے اپنی قسمت کو منظور کرلیا تھا۔۔۔ مجھے معلوم تھا، ایک دن میری اچھائی مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی اور آج وہ دن آگیا تھا کہ میری کسی کی مدد کرنے کی نیت مجھے کہیں کا نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔ میں بھاگ نہیں پارہا تھا۔۔۔ میں بھاگ نہیں سکتا تھا۔۔۔ مجھے خوف آرہا تھا۔۔۔ میں نے دیکھا کہ وہ چاندی آنکھوں والا آدمی بھی اب بھیڑئے نما مخلوق ہوگیا ہے۔۔۔ ان دونوں کے بڑے بڑے دانت تھے۔۔۔ وہ دونوں میری طرف آرہے تھے۔۔۔ میری اچھائی مجھے کہیں کا نہیں چھوڑیگی۔۔۔ایک بار آپی نے کہی تھی یہ بات۔ میں ہمیشہ نفی کرتا تھا اس بات کی۔ لیکن آج میں یہ بات مانتا ہوں کہ میری اچھائی مجھے ایک دن کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔۔۔ میں آہستہ آہستہ پیچھے کو ہو رہا تھا اور مسلسل ایک ہی بات کو سوچ رہا تھا۔ اس عرصے میں وہ دونوں ایک جھٹکے سے میرے اوپر کودے ہر سو اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے اسکے بعد کچھ یاد نہیں کیا ہوا اور جب میں اٹھا، تو ادھر تھا۔۔۔اس کمرے میں آپ لوگوں کے پاس۔۔۔ مجھے نہیں معلوم وہ سب کیا تھا۔۔۔ مگر جو بھی تھا، بہت خوفناک تھا بھائی۔۔۔ مجھے آپی نے بولا بھی تھا، کبھی کسی پہ اندھا بھروسہ نہیں کرتے۔۔۔اگر میں۔۔۔" وہ روداد سنا کر تھک کر خاموش ہوا تو کمرے میں موجود لوگ گہرا سانس لے کر رہ گئے۔ اسکی بہن اسکو اپنے ساتھ لگائے ہوئے سکون دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اسکا بہنوئی ڈاکٹر سے کوئی بات کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔اور وہ ابھی بھی اس سب کے زیرِ اثر تھا۔۔اسکو نہیں معلوم تھا کہ وہ سب کیا تھا مگر جو بھی تھا بہت بھیانک تھا۔ وہ چند لمحے آنکھیں بند کئے اپنی بہن کے کندھے سے لگا رہا۔۔اور وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔۔۔

"آپی میں بہت ڈر گیا تھا، وہ سب بہت خوفناک تھا۔۔۔" اسکی بہن اب بھی اسکی پشت سہلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ششش کچھ نہیں ہوا۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔ ہم سب کے ساتھ ہو"

اس کی بہن کو بھی احساس تھا کہ بھلے وہ جتنا بڑا ہو جائے، لیکن ابھی بھی اسکے اندر ایک بچہ تھا۔۔ وہ اس سے دس سال چھوٹا تھا، اس سے چھوٹی ایک بہن تھی، جس کا انتقال اسکے ماں پاپا کے ساتھ کریش میں ہو گیا تھا۔تب اسکی بہن بیس سال کی تھی لیکن شادی ہو چکی تھی۔۔وہ دس سال کا تھا۔اتنی چھوٹی عمر میں، ماں پاپا کو کھو دینے کی وجہ سے، وہ ہر وقت ڈرا ڈرا رہتا تھا۔وہ پہلے اپنے بہن بہنوئی کے ساتھ رہتا تھا مگر دس سال پہلے، جب وہ پندرہ سالہ میٹرک کا اسٹوڈنٹ تھا، تب اسکے بہنوئی کی سعودیہ میں نوکری لگ گئی تھی اور اس نے وہاں جانے سے انکار کر دیا تھا۔۔ اسکی بہن نے بہت منتیں کیں، کہ چلو مگر وہ ضدی تھا، نہیں مانا اور پھر وہ لوگ چلے گئے، اسکو چھوڑ کر۔۔انکی بھی غلطی نہیں تھی، انکے اپنے مسائل تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ کچھ اور کہتیں کہ دروازہ کھول کر اسکا بہنوئی اندر آیا اور آکے اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"لڑکے اب طبیعت کیسی ہے؟" ان کے خوش اخلاقی سے پوچھنے پہ، وہ نظریں جھکا کر بولا

"سوری بھائی میری وجہ سے آپ کو سعودیہ سے..." اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کی اسکا بہنوئی سنجیدگی سے اسکی بات کاٹ گیا۔

"تم ڈپریشن میں تھے؟" وہ چونک کے دیکھنے لگا۔

"جی؟"

"ڈپریسڈ تھے؟"

"نہیں..." اسکے منع کرنے پہ وہ پھر بولے۔

"کسی چیز کا اسٹریس لے رہے تھے؟" اس نے نظریں جھکا دی تو وہ گہری سانس لے کر بولے۔

"جو کچھ تم نے دیکھا وہ سب ایک خواب تھا۔۔ الحلم۔۔۔" ان کے لہجے میں عربیوں والا عنصر تھا۔

"تم بہت پریشان تھے اور اسی عالم میں تم پہ حملہ ہوا اور پھر یہ سب جو تم نے دیکھا وہ بے ہوشی کی حالت میں دیکھا گیا خواب تھا۔" وہ اپنی بات روک کے تھوڑا ڈپٹنے والے انداز میں بولے۔

"تم نے اس لڑکی کی مدد کر کے کچھ غلط کیا تھا جو ڈر رہے تھے؟ نہیں نا؟! تو پھر؟ یہ جو تمہاری بہن نے تمہارے دماغ میں بٹھا دیا ہے نا کہ تمہاری اچھائی تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی، اس کو دماغ سے نکال دو! کسی کی مدد کرنا ثواب ہے! اللہ تمہیں اس کا صلہ دے گا، مگر جب تک تم سوچتے رہو گے کہ تمہاری اچھائی تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی، تو وہ واقعی تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی! اپنا دماغ صاف کرو! اور تم اب ہمارے ساتھ رہو گے! یہاں رہ کر پتا نہیں کیسے کیسے لوگوں سے پنگے لیتے رہتے ہو، نو مور آر گومنٹس!" وہ کچھ بولنے لگا، تو وہ ڈانٹ کے، اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔ اور وہ اپنی بہن کے سامنے دلائل پیش کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ یہاں کیوں رہنا چاہتا ہے مگر اسکی بہن یہ بول کہ اٹھ گئی کہ اپنے بھائی سے بات کرو!

www.novelsclubb.com

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حادثے کے چار ہفتے بعد

وہ ہفتہ پہلے ہی یہاں آیا تھا، اب وہ پہلے سے بہتر تھا، وہ لوگ جدہ میں مقیم تھے اور وہ ابھی اپنے بھانجوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ جو اپنے ماموں کے ساتھ بہت خوش و خرّم تھے۔۔

"ماموں آپ توفی تھاؤدے؟ (ماموں آپ ٹافی کھاؤگے؟)" فاضی کے اپنی توتلی زبان میں پوچھنے پہ وہ مسکرا دیا۔ اسی وقت مغرب کی اذانیں ہونے لگیں تو وہ معذرت کرکے اٹھ گیا، یہاں آنے کا فائدہ یہ ہوا کہ یہاں اسکی نمازیں پوری ہو رہی تھیں، وہ مسجد کی طرف چلنے لگا کہ مسجد سے کچھ فاصلے پہ وہ ایک دم رک گیا، اسکو ایک بچے کی رونے کی آواز آئی، تو اس نے گہری سانس بھری، دل نے بولا بچہ

www.novelsclubb.com

مصیبت میں ہے! اسکو بچاؤ، دماغ نے بولا وہ سب بھلے خواب تھا، مگر یہ حقیقت ہے، نماز کیلئے جاؤ!

اس نے آج پھر دل کی سنی تھی، حقوق اللہ پہ معافی ہے، حقوق العباد پہ نہیں!

اس نے آج پھر دل کی آواز پہ لبیک کیا، کیونکہ اسکی اچھائی ہی تو اسکو کہیں کا بنائے گی، اسکی اچھائی ہی تو اس کو کوئی مقام دلائے گی!

کیونکہ اس دنیا میں بھلے برے لوگ حکومت کرتے ہوں، مگر آخرت میں اچھائی ہی حکمرانی کرے گی!

www.novelsclubb.com

ہماری اچھائی ہی ہماری saviour بنے گی!

●●●●●●

ختم شد